



سوال

(787) ختم قرآن پر بسند صحیح کوئی مخصوص دعا منقول ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قرآن کریم ختم کرنے پر ”سورۃ الناس“ کے بعد ہر مصحف پر ایک مختصر دعا **اللّٰهُمَّ اِنْسِ وَخَشْتِي... يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ** اور کئی مصاحف پر ایک بہت طویل دعا (ا)، (ب) سے یہ تک شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ کے حوالہ سے درج ہوتی ہے۔ کیا یہ دعائیں (پہلی خصوصاً) صحیح حدیث سے ثابت ہے یا ویسے ہی درج ہیں؟ اور کیا یہ پڑھنی چاہئیں؟ (پروفیسر سعید احمد لکھوی) (۲۳ جون ۲۰۰۰ء)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

قرآن مجید کے ختم کرنے پر بسند صحیح نبی ﷺ سے کوئی مخصوص دعا دعائاً ثابت نہیں۔ علامہ محمد عبدالسلام حضرت الشتی می فرماتے ہیں:

’وَالدُّعَاءُ الَّتِي فِي آخِرِ الْمَصَاحِفِ لَا تَجُوزُ التَّعْبُدُ بِهَا قَطًّا عَلٰی هُوَذَا مُؤْمٌ مَّضْمُوعٌ شَرَعًا لِأَنَّهُ مُفْتَرَعٌ وَلَيْسَ بِأَثَرًا... الخ۔‘

”قرآن کے اخیر میں جو دعا طبع کی جاتی ہے اس کے ذریعہ عبادت کرنا ناجائز ہے۔ بلکہ خود ساختہ ہونے کی وجہ سے یہ شرعاً مذموم اور ممنوع ہے کیونکہ نبی ﷺ سے مستقول نہیں۔ بلکہ یہ سب بدعت، گمراہی اور من گھڑت توہم ہے۔ اس کی قراءت حلال نہیں اور نہ ہی مصاحف کے اخیر میں اس کی کتابت جائز ہے۔ قرآن و سنت کافی وشافی ہیں۔ اللہ رب العزت نے سبھی کی کم عقلی بیان کرتے ہوئے فرمایا:

أَوَلَمْ يَكْفَيْكُمْ أَنَّا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَرَجْمَةً وَذِكْرًا لِلْقَوْمِ الضَّالِّينَ ۝۵۱ ... سورة العنكبوت

”کیا ان لوگوں کے لیے یہ کافی نہیں کہ ہم نے تم پر ایسی کتاب نازل کی جو انہیں پڑھ کر سنائی جاتی ہے کچھ شک نہیں کہ مومن لوگوں کے لیے اس میں رحمت اور نصیحت ہے۔“ (السنن والبدعات، ص: ۲۱۶)

علامہ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: ختم قرآن پر کوئی معین دعا وارد نہیں لہذا آدمی کے لیے جائز ہے کہ نفع بخش دعاؤں میں سے جو چاہے پڑھے۔ مثلاً گناہوں کی بخشش طلب کرنا، جنت کا سوال، آگ سے نجات، فتنوں سے پناہ چاہنا اور فہم قرآن کی توفیق مانگنا، اس کے ساتھ ساتھ قرآن پر عمل اور اس کے حفظ کی دعا کرنا اور اس قسم کی دیگر دعائیں کرنا جن سے اللہ تعالیٰ راضی ہو جائے۔



چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے کہ ختم قرآن پر وہ اپنے اہل و عیال کو جمع کر کے دعا کرتے اور جہاں تک مجھے علم ہے، نبی ﷺ سے اس سلسلہ میں کوئی شے وارد نہیں اور جو دعاء شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی طرف منسوب ہے، مجھے اس کی صحت بھی معلوم نہیں ہو سکی۔ اگرچہ ہمارے مشائخ اور دیگر لوگوں میں مشہور ہے مگر ان کی کتابوں سے اس کا علم نہیں ہو سکا۔ (نحوالہ فتاویٰ اسلامیہ: ۱۲/۳-۱۳)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد: 3، تلاوة قرآن: صفحہ: 545

محدث فتویٰ